Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ وعلی یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۴ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ ۔ ۱۰ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش ۔ ۱۰ فروری ۱۹۸۱ء | نمبر ۳۳

زیورچ میں جماعت احمدیہ کے تحت

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

ظلمت کدہ یورپ کے قلب میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا بابرکت چرچا

سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک سے ہمارے مبلغ انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب نے یہ خوشکن اطلاع بذریعہ تار بھجوائی ہے کہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کو سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کامیاب اور پُر رونق جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مکرم نسیم مہدی صاحب نے بتایا ہے کہ یہ کامیاب اجتماع جمعۃ المبارک ۲۲ جنوری ۱۹۸۱ء کے روز زیورک کے پبلک ہال میں منعقد ہوا۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور رفیع الشان کارناموں کے بارے میں تقاریر کی گئیں۔ تار میں بتایا گیا ہے کہ سوئس باشندوں کے اشتیاق اور ذوق وشوق کا یہ عالم تھا کہ ہال پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ تمام حاضرین نے تقاریر میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور بڑے ذوق وشوق سے تقاریر سنیں۔ اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں بھی دلچسپی کا اظہار کیا۔ اس جلسہ میں جن احباب نے تقاریر کیں ان کی تفصیل یوں ہے۔

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ اور کارہائے نمایاں کے موضوع پر۔ مکرم پروفیسر ہینس برن آف زیورچ یونیورسٹی نے محمد بحیثیت خاتم النبیین کے موضوع پر۔ سوئس صحافی مکرم حماد ہیوبل نے نسلی امتیاز کا انکار کے موضوع پر تقریر کی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کو خدا تعالےٰ کی خالص اور سچی توحید اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک رسالت کے قیام و استحکام اور پرچار کا ذریعہ بنائے۔ اور وہ وقت جلد لائے جب قرآنی تعلیمات کا چرچا یورپ کے ہر شہر اور ہر گلی میں ہو۔ اور ظلمت کدہ یورپ درود شریف کی آوازوں سے گونجنے لگے۔ آمین اللھم آمین

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

۲۵ فیصد نمائندگان مجلس مشاورت تیس ۳۰ سال سے کم عمر کے ہونے چاہئیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ

"ایک چوتھائی نمائندگی تیس سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے۔"

جملہ امراء جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ نمائندگان کے انتخاب اور ان کی اطلاعات بھجواتے وقت حضور کے اس ارشاد کو بھی پیش نظر رکھیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۔۔ تبلیغ / فروری ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضرت اقدس کو دانت کی تکلیف ابھی ہے اور شدید ہے

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ عاجزانہ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں کہ شافی مطلق خداوند تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ آپ کے عزائم دینیہ اور عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے آپ کی جملہ سکیموں کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرے۔ اور آپ کو اپنی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے تاہم ہلکے زکام کی کیفیت ہے۔ احباب کرام حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور لمبی بابرکت عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

تحریک دعائے خاص

مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت المصلح الموعود رقم فرماتی ہیں۔

برادرم ڈاکٹر قریشی محمد عبداللہ صاحب میو ہسپتال لاہور ریٹائرڈ میجر جنرل وارڈ میں شدید بیمار ہیں حالت تشویشناک ہے۔ احباب اور صحابہ کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ساتویں مرحلہ کی ادائیگی کی آخری تاریخ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے امراء اور صدر صاحبان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی جو رقوم

۱۲ مارچ ۱۹۸۱ء تک

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائیں گی وہ ساتویں مرحلہ میں شمار ہونگی۔ جماعتیں اس سے فائدہ اٹھائیں تاکہ کوئی جماعت بقایا دار نہ رہ جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ر تبلیغ ۱۳۶۰ ہش

۴ر ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"عصرِ حاضر کا بُنیادی مسئلہ"

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی مورخہ ۶ر فروری ۱۹۸۰ء کے "اسلامی صفحہ" پر جناب ابوالحسن علی صاحب ندوی کا ایک مضمون بعنوان "عصرِ حاضر کا بنیادی مسئلہ" شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ موجودہ دور کو گوناگوں مسائل اور پیچیدگیوں کا دور قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"آج کا دور گوناگوں مسائل اور پیچیدگیوں کا دور ہے۔ ہر طرف اپنی عصری مسائل اور اُلجھنوں کا تذکرہ ہے۔ جدھر دیکھئے کہیں اقتصادی مسئلہ پر گفتگو ہو رہی ہے، کہیں سیاست کی گتھیوں پر زورِ فکر صرف کیا جا رہا ہے۔ غرض یہی اقتصادی مسائل ہیں جو ہر جگہ موضوعِ بحث بنے ہوئے ہیں۔ لیکن میری نظر میں اس زمانہ کا اصل مسئلہ ایمان و اخلاق کا مسئلہ ہے۔ اس سے زیادہ اہم مسئلہ حقیقت میں کوئی نہیں ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ میری معروضات کے بعد آپ پر یہ حقیقت عیاں ہو جائے گی کہ نوعِ انسانی دنیا کے ہر خطہ میں ایک ہی گتھی میں الجھی ہوئی ہے اور وہ ایمان و اخلاق کی گتھی ہے۔ یہی سارے الام کی جڑ اور سارے مصائب کی اصل ہے اور ہر وہ پیچیدگی جو آج باعثِ پریشانی نظر آتی ہے اس کا سلسلہ اسی سے جا کے ملتا ہے۔ آج جو چیز کھوئی گئی ہے اور جس کے کھو جانے نے ہم پر عالمگیر مصیبت ڈال دی ہے وہ تنہا "ایمان" ہے۔ اور وہ چیز جسے روگ لگ گیا ہے اور جس کے روگ نے ہمیں انفرادی و اجتماعی دائروں اور ملکی و بین الاقوامی معاملوں میں موجودہ تہہ بہ تہہ اُلجھنوں سے دوچار کر دیا ہے وہ بس "اخلاق" ہے۔

انسان تو سب یکساں ہیں اور ہمیشہ رہے ہیں۔ ہم بھی بشر ہیں اور حکمران طبقہ بھی بشر ہے۔ لہٰذا محض کسی کے برسرِ اقتدار آ جانے اور کسی کے ہٹائے جانے سے کوئی بڑا فرق نہیں پڑتا۔ فسادِ حال کا اصل سبب تو ایمان و اخلاق کا فقدان ہے۔ لوگ عموماً سمجھتے ہیں کہ صلاح و فساد کا دارومدار حکومتوں اور پارٹیوں پر ہے۔ فلاں پارٹی اور فلاں وزارت مثلاً اگر چلی جائے اور اس کی جگہ فلاں وزارت اور فلاں پارٹی برسرِ اقتدار ہو جائے تو بس گتھی سلجھ جائے گی اور مسئلہ حل ہو جائے گا۔ لیکن یہ خیال غلط ہے، جلد بازی اور قلتِ فکر کا نتیجہ ہے۔ مسئلہ کا تعلق حکومتوں اور پارٹیوں اور کچھ خارجی اصلاحات سے نہیں ہے۔ مسئلہ اصل میں ذہن اور خیالات کا ہے۔ مسئلہ نفس اور قلب کا ہے۔ جب تک موجودہ ذہنیت تبدیل نہیں ہوگی خیالات کا رُخ نہیں بدلے گا اور نفس و قلب میں تغیر نہیں رونما ہوگا اُس وقت تک یہ اوپری تغیرات بے معنی ہیں۔ مسئلہ بالکل جوں کا توں رہے گا خواہ کتنی ہی حکومتیں بدلیں اور کتنی ہی پارٹیاں آئیں جائیں۔ آج حال یہ ہے کہ افراد اپنے تمام اختلافات کے باوجود مادہ پرستی خود غرضی اور نفس پروری کی صفات میں پورا اشتراک رکھتے ہیں۔ نفس پرستی سب کی مشترک صفت ہے بس فرق یہ ہے کہ کہیں یہ فرق سکڑتا ہے تو انفرادی نفس رہ جاتا ہے اور کہیں ذرا پھیلتا ہے تو جماعتی نفس بن جاتا ہے۔ بس یہی ذہنیت آج سارے عالم پر مستولی ہے اور خارجی حالات و اطوار کی خرابی کی تمام تر ذمہ داری انہی نفوس کی خرابی اور اسی مادہ پرست خود غرضی اور منفعت بین ذہنیت کے غلبہ پر ہے۔

دوستو! غرض بس یہی ہے، اپنے آپ کو دھوکے میں نہ رکھئے۔ آپ اپنے طور پر خود غور کیجئے، جب کبھی آپ خالی الذہن ہو کر غور کریں گے اور حقائق کی گہرائی میں اتریں گے تو آپ خود اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اصل مصیبت ایک ہے اور وہ ہے "نفس پرستی" پس جب تک دلوں کے اندر سے مادہ پرستی نہیں نکلے گی خارجی حالات کی درستی کی کوئی سبیل نہیں نکل سکتی۔"

(روزنامہ جنگ راولپنڈی بابت ۶ر فروری ۱۹۸۱ء اسلامی صفحہ۔ ص ۱)

یہ انتہائی افسوسناک صورتحال بحر و بر میں ہمہ گیر فساد کی آئینہ دار ہے اور اس حقیقت کی غماز کہ اتنے ہمہ گیر اور ہولناک فساد کی اصلاح انسانی کوششوں سے ممکن نہیں ہے۔ بھلا ایمان اور اخلاق کے یکسر فقدان کی صورت میں وہ لوگ جو خود ایمان اور اخلاق سے عاری اور بالکل کورے ہیں اپنی اور دوسروں کی اصلاح کیسے کر سکتے ہیں اور کیونکر پورے معاشرہ کی کایا پلٹ سکتے ہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ کو ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ وہ پہلے زمانوں میں بھی اپنے بندگانِ اخص کے ذریعہ ایسے ہمہ گیر بگاڑ و فساد کی اصلاح کرتا رہا ہے اور اب بھی کر سکتا ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنی سنتِ قدیمہ کے مطابق اصلاح کا سرے سے کوئی انتظام نہ کرے۔

البتہ موجودہ صورتِ حال اس لحاظ سے بہت تشویشناک ہے کہ پہلے زمانوں میں ایسی صورت رونما ہونے پر اقوام اور ان کے افراد اصلاحِ احوال کے خدائی سامانوں کو خاطر میں نہ لا کر اور ان سے یکسر بے پرواہ رہ کر اپنے آپ کو خدائی عذاب کا مستحق بناتے رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ازمنہ گزشتہ میں ایسی صورتِ حال کا عبرت کی غرض سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ۝ (الروم آیات ۴۲، ۴۳)

ترجمہ:۔ (اس زمانہ میں) خشکی اور تری میں لوگوں کے کاموں کی وجہ سے فساد نمایاں ہو گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا لوگوں کو ان کے عملوں کے کچھ حصہ کی سزا (اس دنیا میں) دے گا تاکہ وہ (اپنی نافرمانی سے) لوٹ آئیں۔ تو کہہ دے زمین میں پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے ان کا کیا انجام ہوا تھا۔ ان میں سے اکثر مشرک تھے۔

الغرض ایمان اور اخلاق کے فقدان اور نفس پرستی کے نتیجہ میں بحر و بر میں فساد کا برپا ہونا انتہائی خطرناک صورتِ حال پر دلالت کرتا ہے۔ ہر قسم کے شر اور فساد کا اصل منبع ایمان کا فقدان ہی ہے اور آج روئے زمین پر بسنے والے بنی نوعِ انسان ایمان سے عاری ہونے کے باعث ہمہ گیر شر اور فساد کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں۔ اسی لئے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آج سے ستر سال قبل ۲۰ر جنوری ۱۹۰۴ء کو ہمہ گیر شر و فساد کے اصل منبع کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"ضروری بات خدا شناسی ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور جزا سزا پر پکا ایمان ہو۔ اسی کی کمی سے دنیا میں فسق و فجور ہو رہا ہے۔ لوگوں کی توجہ دُنیا کی طرف اور گناہوں کی طرف بہت ہے۔ دن اور رات یہی فکر ہے کہ کسی طرح دُنیا میں دولت، وجاہت، عزت ملے۔ جس قدر کوشش ہے خواہ کسی پیرایہ میں ہی ہو مگر وہ دنیا کے لئے ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے ہرگز نہیں۔ دین کا اصل لُب اور خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو۔ مگر اب وعظ کرتے ہیں تو ان کے وعظ کی بھی علت غائی یہ ہوتی ہے کہ چار پیسے مل جاویں۔ جیسے ایک چور باریک در باریک حیلے چوری کے لئے کرتا ہے ویسے ہی یہ لوگ کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں بجز اس کے کہ عذابِ الٰہی نازل ہو اور کیا ہو سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے عطا فرمودہ

ماٹو

"حمد اور عزم" کا ماٹو تھا جماعت کیلئے
اِک وسیلہ جو بنا سایۂ رحمت کے لئے
اب ہمیں "پیار و محبت" کو بنانا ہے شعار
مستعد رہنا ہے مخلوق کی "خدمت" کیلئے

(شبیر احمد۔ تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں اور بچوں سے حُسنِ سلوک

(مکرم محمود مجیب اصغر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد)

ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت خاتم الانبیاء و امام الاصفیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انسانِ کامل اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے اتم و اکمل مظہر ہیں اور آنحضرتؐ کا وجود انسانی کمالات اور صفاتِ الٰہیہ کے دکھانے کیلئے نہایت شفاف اور وسیع آئینہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(التوبہ : ۱۲۸)

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ

(طور : ۲۹)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (انبیاء : ۱۰۸)

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

(قلم : ۵)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ (آل عمران : ۱۶۰)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان : ۷۵)

تمہارے پاس تمہاری ہی قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے۔ تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گذرتا ہے اور وہ تمہارے لیے خیر کا بہت بھوکا ہے۔ اور مومن عورتوں اور مومن مردوں پر شفقت کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً (وہ اس خدا کی طرف سے ہے) جو حسن سلوک کرنے والا اور بہت کرم کرنے والا ہے۔ اے محمد عربی! ہم نے تجھے دنیا کیلئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ کیونکہ تو اپنی تعلیم اور عمل میں نہایت اعلیٰ درجے کے اخلاق پر قائم ہے۔ (اور) اس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے جو جو اللہ کی طرف سے (تجھے دی گئی) ہے اُن کے لیے نرم واقع ہوا ہے۔ اور اگر تو بداخلاق اور سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے گرد سے تتر بتر ہو جاتے پس تو انہیں معاف کر دے اور اُن کے لیے (خدا سے) بخشش مانگ۔ (اور مومنوں کو ساتھ ملا کر یہ دعا کر کہ) اے ہمارے رب ہم کو ہماری عورتوں اور بچوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا (آمین)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت اَلْبَرُّ بیان ہوئی ہے جس کے معنی ہیں "حسن سلوک کرنے والا" یعنی اعلیٰ درجہ کا نیک سلوک کرنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو کامل طور پر منعکس کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے ماتحت ذیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سے "عورتوں اور بچوں کے ساتھ حُسنِ سلوک" کی چند جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ

عورتوں سے حُسنِ سلوک

انسانی معاشرے میں عورتیں اور بچے ایک کمزور طبقہ شمار ہوتے ہیں اس کرۂ ارض پر صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک وجود ہی ہمیں نظر آتا ہے جس نے اس طبقے کے حقوق بھی قائم فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جب ساری دنیا کی اصلاح کا کام ہوا تو حضورؐ کی زوجہ مطہرہ سیدہ خدیجہؓ نے خدا کی قسم کھا کر گواہی دی کہ حضورؐ کمزور طبقہ کے ساتھ حسن سلوک فرماتے ہیں اس لیے خدا تعالیٰ حضورؐ کو ضرور کامیاب فرمائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت جاہلیت کی گہرائیوں نے پورے طبقہ نسواں کو ذلت و نکبت کے بحر ناپیدا کنار میں ڈبو رکھا تھا اس کو معاشرے میں کوئی حیثیت نہ تھی وہ انسانیت کے معمولی حقوق سے بھی محروم کر دی گئی تھی۔ وہ نہ اپنے ارادہ کی مالک تھی اور نہ ہی عمل کی۔ اسے محض عیاشی کا ایک ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ اور وہ گھریلو سامان کی طرح ورثے میں تقسیم ہوتی رہتی تھی اس ذلت سے بچنے کیلئے بعض احمق والدین بچیوں کو زندہ درگور کرنے لگ گئے۔ ان حالات میں آفتابِ نبوتِ محمدی طلوع ہوا۔ زمین نورِ اسلام سے دمک اٹھی تعلیمات محمدی کی تابناک کرنوں نے ظلمت کی جاہلیت کا پردہ چاک کیا وہ جو ذلیل سمجھی جاتی تھی وہ دنیا کی محبوب ہستی قرار دے دی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا

"اے لوگو! تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے تین چیزیں مجھے بہت زیادہ محبوب ہیں۔ ایک عورت اور دوسرے خوشبو مگر میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے"

اس طرح محبوبِ خدا صلعم نے اسے محبوب ترین ہستی کہہ کر آسمانوں تک رفعت عطا فرما دی۔ پھر احکام شرعیہ میں عورت کو مرد کے برابر کر دیا۔ اور نہایت منصفانہ انداز میں اس کے حقوق و فرائض میں توازن قائم فرمایا۔ بیٹیوں کے زندہ درگور کرنے کو ایک شرعی جرم قرار دے دیا گیا۔ ان خاوندوں سے عورتوں کا نکاح حرام قرار دے دیا گیا جن کی حرمت قرآن کریم نے بیان فرمائی۔ انہیں اپنی عفت قائم رکھنے کی خاطر پردے کا حکم دیا اور نکاح کے لیے مہر کا قانون۔ اور ان کے لیے علوم سیکھنے اور روحانی ترقی کرنے کے دروازے کھول دیئے۔ بیوی بچوں کی کفالت خاوند پر فرض کر دی گئی اور گھر اور بچوں کی ذمہ داری عورت پر ڈال دی گئی۔ ماں کے مقدس رشتے کو اہمیت دی اور اس کے قدموں میں جنت کی بشارت دی۔ بیویوں سے حُسنِ سلوک کی تاکید فرمائی۔ بیٹیوں اور بہنوں کے بھی حقوق قائم فرمائے۔ حتیٰ کہ ان سب کے ورثہ کو بھی قائم فرمایا۔ ورنہ اسلام سے پہلے کسی مذہب نے دنیا میں عورت کے ورثہ کو قائم نہیں کیا۔ مسلمان عورتوں کے لیے خدمتِ دین کے مواقع فراہم فرمائے اور انہوں نے مردوں کے دوش بدوش شاندار کارنامے سرانجام دیئے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"اس کریم و رحیم خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے قرآن مجید جیسی پاک کتاب بھیج کر اور جناب خاتم الانبیاء سید الاولین والآخرین کو دنیا کی اصلاح کے لیے مبعوث فرما کر وحشی انسانوں کو پھر نئے سرے سے انسانیت سکھلائی اور کروڑہا دلوں کو ایمان اور عمل صالح سے منور کیا"

(آریہ دھرم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ سو سال بعد ہونے والی ایک بزرگ خاتون حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ عورت پر اس زمانہ میں ہونیوالے مظالم کو یاد کر کے محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے ان جذباتِ تشکر کا اظہار کرتی ہیں فرمایا

وہ رحمت عالم آتا ہے تیرا حامی بن جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

اس محسن اعظم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو عورت کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا اس قدر احساس تھا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضورؐ نے جو تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا اس میں بھی عورتوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے بارہ میں قیامت تک ہونے والے مسلمانوں کو خاص طور پر وصیت فرمائی

ماؤں سے حسنِ سلوک

عورتوں میں سب سے مقدس رشتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں کا ہے۔ حضورؐ کی اپنی والدہ حضرت سیدہ آمنہ حضورؐ کے بچپن میں ہی وفات پا چکی تھیں اس لیے حضورؐ کو اُن کی خدمت کا موقع نہ ملا تاہم حضورؐ صحابہؓ کی خاص طور پر نگرانی فرماتے تھے کہ وہ اپنی ماؤں کے ساتھ نیک سلوک کریں قرآن کریم کے احکام کی روشنی میں حضورؐ نے فرمایا۔

"خدا تعالیٰ نے تم پر اپنی ماؤں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے۔"

ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسنِ سلوک کا زیادہ مستحق کون ہے حضورؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اُس نے پوچھا پھر کون؟ حضورؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پھر پوچھا پھر کون؟ حضورؐ نے فرمایا اس کے بعد تیرا باپ تیرے حسنِ سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔

حضرت حلیمہ سعدیہؓ حضورؐ کی رضائی والدہ تھیں۔ حضورؐ ان کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ حضورؐ کو ملنے آئیں۔ حضورؐ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے بیٹھنے کیلئے اپنی چادر بچھائی۔ جس کو صحابہؓ آنکھوں سے لگانے کے لائق سمجھتے تھے

بیویوں سے حسنِ سلوک

اپنی بیویوں کے حق میں حضورؐ کا معاملہ نہایت ہی مشفقانہ تھا حضورؐ قرآنی حکم

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

(النساء: ۲۰)

اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ

(ترمذی)

یعنی تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو اپنی بیوی سے [illegible] حسن سلوک کرنے میں بہتر [illegible] اور میں اپنے اہل کے ساتھ [illegible] سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں یکے بعد دیگرے کئی عورتیں آئیں حضورؐ سب سے حسنِ سلوک فرمایا کرتے تھے ان کے کام کاج میں مدد فرماتے اور ان کی چھوٹی موٹی غلطیوں سے ہمیشہ درگذر فرمایا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعلیٰ درجہ کے قدردان خاوند تھے۔ حضرت خدیجہؓ جو حضورؐ کی سب سے بڑی بیوی تھیں اور جنہوں نے حضورؐ کے لیے بڑی بڑی قربانیاں کی تھیں۔ ان کی وفات کے بعد حضورؐ کی شادیوں میں جوان بیویاں بھی آئیں۔ لیکن اس کے باوجود حضورؐ نے خدیجہؓ کے تعلق کو کبھی نہ بھلایا۔ حضرت خدیجہؓ کی سہیلیاں جب بھی آتیں حضورؐ ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جاتے

بیٹیوں اور دیگر رشتہ دار عورتوں سے حسن سلوک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں اور دیگر رشتہ دار عورتوں کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والے تھے۔ حضورؐ سفر پر تشریف لے جاتے تو اپنی بیٹی فاطمہؓ کو مل کر جاتے۔ واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے جاتے

عورتوں کے جذبات و احساسات کا خیال

قرآن کریم عورتوں کے جذبات و احساسات کا خیال کرنے کا تاکیدی حکم دیتا ہے۔ ہمارے آقا صلعم جو تنہائی میں اتنی لمبی نمازیں پڑھنے کے عادی تھے کہ حضورؐ کے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے تھے جب جماعت کرواتے تو اپنی نماز مختصر کر دیتے۔

ایک صحابی ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا بعض اوقات میں نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھاؤں لیکن جب کسی بچے کا رونا سنتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں کو گھبراہٹ اور پریشانی نہ ہو۔

عورتوں کی تعلیم و تربیت کا خیال

آنحضرت صلعم کو عورتوں کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال تھا تعلیم کے بارہ میں فرمایا

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ

یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

پھر فرمایا

جس کے گھر میں لڑکیاں ہوں یعنی بیٹیاں یا بہنیں اور وہ ان کو تعلیم دلوائے اور ان کی اچھی تربیت کرے خدا تعالیٰ قیامت کے دن اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔

تربیت کے بارہ میں قرآنی حکم

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔

(طٰہٰ: ۱۳۲)

یعنی تو اپنے اہل کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور تو خود بھی اس (نماز) پر قائم رہ۔

پر حضورؐ ہمیشہ عمل فرماتے فرمایا "اللہ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے اگر وہ اٹھنے میں پس و پیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑک کے تاکہ وہ اٹھ کھڑی ہو۔"

(ابوداؤد)

۵ھ میں پردے کا حکم نازل ہوا۔ حضورؐ نے اپنی بیویوں بیٹیوں اور تمام مسلمان بالغ عورتوں سے اس پر عمل کروایا۔

غریب عورتوں سے حسن سلوک

غریب عورتوں سے حسن سلوک کے بارہ میں حضرت ابو ہریرہؓ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ "ایک سیاہ رنگ کی غریب عورت مسجد کی صفائی کرتی تھی آنحضرتؐ نے اسے کئی دن نہ دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ تو فوت ہو گئی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تم نے کیوں نہ مجھے اس کا اطلاع دی۔ دراصل صحابہؓ نے اس کو معمولی انسان سمجھ کر یہ خیال کیا تھا کہ اس کے متعلق حضورؐ کو کیا تکلیف دینی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اس کی قبر دکھاؤ۔ لوگوں نے قبر بتائی تو حضورؐ نے وہاں جا کر اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور فرمایا یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہیں لیکن اللہ نے میری نماز اور دعا کی وجہ سے ان کو منور اور روشن فرما دیتا ہے۔" (مسلم)

بوڑھی عورتوں سے حسنِ سلوک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھی عورتوں کا اس قدر خیال فرماتے تھے کہ اگر کوئی بوڑھی عورت حضورؐ کا ہاتھ پکڑ لیتی تو حضورؐ کھڑے ہو جاتے۔ اور اس کی باتوں کو نہایت توجہ سے سنتے تھے۔ اور جب تک کہ وہ حضور کو نہ چھوڑتی۔ حضورؐ آگے نہ بڑھتے تھے

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

ضروری اعلان برائے موصیان

صدر انجمن احمدیہ کا منظور کردہ قاعدہ ۴۱۳ب درج ذیل ہے تمام متعلقہ افراد اسکو ملحوظ رکھیں۔

"کسی موصی کی وفات کے بعد حصۂ وصیت ادا نہ ہو سکنے کی صورت میں اگر وہ امانتاً دفن ہو تو اس (مرحوم) کے ورثاء کا فرض ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ ایک سال کے اندر اندر اس ترکہ میں سے اس کا حصۂ جائیداد اور دیگر واجبات وصیت ادا کر دیں۔ ورنہ وصیت منسوخ متصور ہوگی۔ البتہ استثنائی حالات کو مجلس کارپرداز زیر غور لا کر اس میعاد میں مناسب توسیع کر سکتی ہے"

(سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ بشیر الدین عبید اللہ کی یاد میں

(محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب فاضل استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

میرے پیارے دوست حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب ۷ اور ۸ نومبر کی درمیانی شب کو دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۹۴۱/۴۲ء کے دوران وہ جامعہ احمدیہ قادیان میں میرے ہم جماعت رہے۔ علاوہ ازیں ۱۹۶۱/۶۲ء کے دوران آپ نے گنی (شمال مغربی افریقہ) میں نئے مشن کے قیام کے لئے جاتے ہوئے اور پھر واپسی پر کچھ عرصہ کے لئے سیرالیون قیام کیا۔ اس طرح ہم دونوں کو وہاں بھی چند ماہ اکٹھا رہنے کا موقعہ ملا۔ اس دوران خاکسار کو انہیں قریب سے دیکھنا میسر ہوا۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور بہت کامیاب مبلغ تھے۔ خوش الحان اور شگفتہ مزاج ہونے کی وجہ سے جماعت کے دوست و دیگر احباب انہیں دیکھتے ہی ان کے گرد جمع ہو جاتے۔ آپ بہت جلد ہر فرد سے ذاتی لگاؤ پیدا کر لیتے اور اس ذاتی مسائل کے حل کے لئے مفید مشورے دیتے۔ بگڑے کام سنوارنا اور مشن ہاؤس کی بگڑی ہوئی چیزوں کو درست کرنا ان کا مشغلہ تھا۔ فری ٹاؤن کے مشن ہاؤس میں باورچی خانہ کے ساتھ ایک شکستہ کمرہ تھا جس میں بعض پرانی اور ٹوٹی پھوٹی چیزیں بغیر کسی ترتیب کے پڑی ہوئی تھیں۔ ایک دفعہ ہم دونوں باہر سے مشن ہاؤس میں آئے آپ چند منٹ کے لئے بیٹھے اور پھر اٹھے اور اس کمرے کا رخ کیا اور آن کی آن میں اس کی تمام چیزیں باہر نکال کر۔ بالکل ردی چیزوں اور کوڑا کرکٹ کو باہر پھنکوا دیا اور کمرے کو صاف کر کے اس میں باقی چیزوں کو سلیقہ سے ٹکا دیا۔ وہ کمرے کو صاف کرتے وقت اس کے ایک کونے میں مٹی کے ایک ڈھیر کو کھود کر فرش ہموار کر رہے تھے کہ انہیں ایک موٹر اٹھانے والا جیک مل گیا یہ بہت پرانا اور زنگار آلود تھا۔ کمرہ ٹھیک کرنے کے بعد اسے لے کر بیٹھ گئے۔ اسے کافی وقت لگا کر پٹرول سے اچھی طرح صاف کیا اور گریس لگائی تو وہ اچھا بھلا کام کرنے لگ گیا۔ ہماری مشن کی کار کا جیک موجود نہ تھا اور ہم ایک خریدنے کی فکر میں تھے۔ حافظ صاحب کی کاوش کی وجہ سے اس کا خرچ بچ گیا۔ اسی طرح اس کمرے کی اور چیزیں بھی کام آئیں۔

اب ان کی ایک اور خوبی کا ذکر کرتا ہوں جو بظاہر عام سی بات ہے لیکن اکٹھے زندگی گزارنے کے لئے بڑی اہمیت کی حامل ہے فری ٹاؤن میں ہی ہم ایک مرتبہ تین چار مبلغ اکٹھے ہو گئے۔ سب بغیر فیملی کے تھے۔ ظاہر ہے ہم نے اپنا کھانا خود ہی پکانا تھا۔ عموماً ایسی صورت میں جبکہ چند روز کا قیام ہو اور کوئی باری مقرر نہ ہو تو سب ایک دوسرے کی طرف دیکھا کرتے ہیں۔ محترم حافظ صاحب تبلیغ کے میدان میں ہم سے سینئر تھے اور ایک لحاظ سے ہمارے مشن کے مہمان بھی تھے ایک دفعہ ہم شام کو اکٹھے باہر سے مشن ہاؤس میں آئے اور ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ کھانے کا کیا کیا جائے کہ حافظ صاحب سیدھے کچن میں پہنچ گئے اور فوراً آستین چڑھا کر سالن پکانے کے لئے دیگچی صاف کی اور پیاز کاٹا اور مصالحہ تیار کر کے ہنڈیا چولہے پر چڑھا دی۔ ہم نے حافظ صاحب کو یوں کام کرتے دیکھا تو باہم کہا کہ گو ہم حافظ صاحب جیسا لذیذ کھانا تو نہیں پکا سکتے لیکن دوسرے کاموں میں ان کی مدد تو کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہم سارے کچن میں پہنچ گئے اور ان کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد چند دن کے لئے یہی دستور رہا۔ کھانا بھی پکتا اور لطائف بھی چلتے اور ہم جب بھی باہر سے آتے ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی کہ وہ پہلے کچن میں جا کر کام شروع کرے اور اس بات کی ضرورت ہی پیش نہ آئی کہ ہم آپس میں کھانا پکانے کے لئے باری مقرر کرتے۔ دوسروں کی باہم غلط فہمیوں کو دور کرنے اور سلجھاؤ پیدا کرنے میں آپ کو خاص مہارت تھی۔ کہیں دو افراد میں جھگڑے کی صورت پیدا ہوتی تو آپ ایسے طریق پر مداخلت کرتے کہ مزاح کا رنگ پیدا ہو جاتا اور جذبات کا ہیجان دھیما پڑ جاتا اور طبیعتوں کی گرمی پُرلطف انداز میں خنکی میں تبدیل ہو جاتی۔

دوسروں کی مشکلات کو ہمہ تن گوش ہو کر سنتے۔ ان کی احساس کی شدت کو کم کرتے۔ حوصلہ بڑھاتے اور پھر متعلقہ شخص کی مشکل یا پریشانی کا حل سوچنے میں یوں دن رات مصروف نظر آتے کہ گویا وہ اپنی ہی کسی پریشانی کو دور کرنے کی فکر میں ہیں اور اس طرح اپنے ذہن میں ایک پورا کیس تیار کر کے پہلے اس شخص کو اس کے کمزور پہلوؤں کی طرف توجہ دلاتے اور اس کی سوچ کی نہج کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتے تا وہ کہیں جلدی میں کوئی غلط اقدام نہ کر بیٹھے اور یوں اس کے معاملہ کو عملاً آسان کر کے اس کی بے چینی کو سکون میں تبدیل کر دیتے۔

ایک مرتبہ انہوں نے بتایا کہ جب انہوں نے اپنے کسی افسر کی سرزنش کے جواب میں خط لکھنا ہوتا تو وہ پہلے خط لکھ کر ایک دن کے لئے رکھ چھوڑتے اور پھر اس خط کو پڑھتے۔ اس میں سے زائد اور غیر متعلقہ باتوں کو کاٹتے اور اپنے خط کے انداز اور الفاظ و فقرات کی بندش کو بدلتے اور دوبارہ خط لکھ کر پھر اسے مزید ایک دن کے لئے پڑا رہنے دیتے۔ اس کے بعد وہ تصور میں ہی متعلق افسر کی کرسی پر بیٹھ کر اسی خط کو پڑھتے اور اپنے میں یہ احساس پیدا کرنے کی کوشش کرتے کہ گویا ان کی اپنی ذمہ داریاں وہی ہیں جو اس افسر کی ہیں اور انہیں اپنے کسی ماتحت کا لکھا ہوا یہ خط ملا ہے۔ اس کے بعد وہ اس خط کو تیسری مرتبہ لکھتے اور بتایا کہ ایسے خط کا ہمیشہ اچھا نتیجہ ظاہر ہوتا اور پھر خیال آتا کہ اگر جلد بازی میں پہلا خط ہی بھیج دیا ہوتا تو اس کا برا نتیجہ بھی نکل سکتا تھا۔

اگر اچانک کوئی حادثہ پیش آ جاتا تو اپنے ہوش و حواس قائم رکھتے انہوں نے بتایا کہ یوگنڈا میں جو انہوں نے ایک خوبصورت مسجد تعمیر کروائی تھی ایک مرتبہ اس کے مینار کے آخری بالائی حصہ کی تعمیر کے کام میں خود بھی شریک ہو گئے۔ اس دوران ان کا پاؤں پھسل گیا اور دیکھنے والوں نے سمجھا کہ اس قدر بلندی سے گر کر وہ بچ نہ سکیں گے لیکن گرنے کے دوران انہوں نے اپنے ہوش قائم رکھے اور ایک سہارے کو اچھل کر تھام لیا اور یوں بال بال بچ گئے۔

ایک مرتبہ سیرالیون میں ہی ایک سفر کے دوران ہماری جیپ جسے خاکسار ڈرائیو کر رہا تھا ایک گھاس میں چھپی ہوئی روک سے اچانک ٹکرا گئی جس سے ہمارے ایک افریقن بزرگ اور ایک ملازم کو سخت چوٹ آئی۔ مکرم حافظ صاحب کو اور مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری کو اور خاکسار کو چوٹ نہ آئی۔ مکرم حافظ صاحب جیپ سے نکلے اور بجائے مجھے یہ پوچھنے کے کہ حادثہ کس طرح ہوا اور کیوں ہوا اور مجھے میری غلطی کی طرف توجہ دلانے کے فوراً کہا "اچھا اب کیا کرنا چاہیئے" اور زخمیوں کی فسٹ ایڈ کی طرف متوجہ ہوئے اور ساتھ ہی فری ٹاؤن جانے والی ایک لاری کے ذریعہ وہاں سے جیپ کا ٹائی راڈ (TIEROD) منگوانے کا بھی فوری طور پر بندوبست کر لیا۔

محترم حافظ صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ نے خاکسار کو بتایا کہ وفات سے کچھ دیر قبل تک بھی جب ان پر دل کا شدید دورہ ہوا انہوں نے اپنے ہوش و حواس قائم رکھے اور ہدایات دیتے رہے کہ اب یوں کرو اور اب یوں۔ اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا نام لے کر کہا "مجھ پر اس وقت نزع کی حالت ہے" اور آخری الفاظ یہ تھے۔ "اچھا نصیرہ خدا حافظ"۔ ان کے خدا پر توکل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ پاکستان بننے کے ابتدائی ایام میں لاہور میں جب ان پر مالی تنگی کے دن تھے۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ آج تو ہمارے پاس آخری پیسہ بھی خرچ ہو گیا ہے بچوں کو کھلانے کے لئے کیا لاؤں اور پھر فرمانے لگے کہ جس دن میرے پاس کوئی پیسہ نہیں ہوتا اس دن خدا تعالیٰ ہمیں مچھلی کھلاتا ہے اور یہ کہہ کر باہر چلے گئے اور تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک بڑی مچھلی ہاتھ میں اٹھائے ہوئے واپس آ گئے۔ میں اتنی بڑی مچھلی ان کے ہاتھ میں دیکھ کر حیران ہوئی تو کہنے لگے کہ حیران نہ ہو میں خود بھی ان ہوں کہ اتنی جلدی اتنی بڑی مچھلی کیونکر مل گئی اور بتایا کہ میں جونہی باہر سڑک پر نکلا مجھے قادیان کے ایک پرانے دوست سامنے سے آتے نظر آئے۔ انہوں نے میرے پاس آتے ہی دس روپے کا نوٹ میرے ہاتھ میں تھما دیا اور کہا کہ شاید آپ کو یاد نہ ہو میں نے قادیان میں آپ سے ایک مرتبہ آپ سے دس روپے قرض لئے تھے جو میں آج تک واپس نہ کر سکا۔ آج مجھے کچھ پیسے ملے تو میں فوراً آپ کی طرف چل پڑا کہ چلو حافظ صاحب کے ان پیسے تو واپس کر دوں شاید انہیں پیسوں کی ضرورت ہو۔ اس کے بعد میں بازار جانے کیلئے ذرا ہی آگے بڑھا تو ایک جھمگٹا سا دیکھا معلوم ہوا کہ ایک شخص مچھلی بیچ رہا ہے اور لوگ ہاتھوں ہاتھ خرید رہے ہیں اور میں نے یہ ایک بڑی مچھلی ساری کی ساری تلوائی کہ چلو آج بچے مچھلی سیر ہو کر کھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی مغفرت فرما دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصاب وظیفہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

نوٹ :- یہ وظیفہ مبلغ تیس روپے ماہوار پر مشتمل ہے۔ مڈل اور میٹرک کی طالبات اس میں حصہ لے سکتی ہیں۔ ۷۰ فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔ کم از کم ۳۰ طالبات شامل ہونے پر وظیفہ دیا جائے گا۔

قرآن کریم :- پہلے پانچ پارے باترجمہ۔

حدیث :- "چہل حدیث" کی چالیس احادیث باترجمہ زبانی۔

پانچ ارکان اسلام۔ نماز باترجمہ۔ نماز جنازہ۔ دعائے قنوت (زبانی)

کلام :- برکات الدعا۔ از حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ درّ ثمین کے ایک صد اشعار زبانی۔

مضمون :- عقائد جماعت احمدیہ۔ اسلامی پردہ کی اہمیت۔

امسال سالانہ اجتماع کے دوران امتحان ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

احمدی طلباء متوجہ ہوں

جو طلباء کراچی کے کسی تعلیمی ادارہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ مکرم مرزا حمید احمد صاحب ناظم امور طلباء ضلع کراچی سے رابطہ کر کے معلومات حاصل کریں۔

(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم مبارک احمد صاحب ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے۔ کہ میرے والد مکرم چوہدری سید احمد ولد اللہ جوایا صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۱۹/۷ محلہ دارالرحمت ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

(۱) منیر احمد صاحب پسر مرحوم (۲) نور رشید بیگم صاحبہ (۳) شفقت بیگم صاحبہ دختران (۴) محمد آصف صاحب پسر محمد عاشق صاحب مرحوم۔

ہمشیرگان کو کوئی اعتراض نہیں ہے کہ قطعہ ہم دو بھائیوں اور بھتیجے محمد آصف صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے خالو مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ولد ابن مکرم حضرت میاں علی محمد صاحب جہلمی ۲۲ جنوری رات ۱ بجے اپنے مکان واقعہ نیا محلہ جہلم میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۸ سال تھی۔ آپ بڑے نڈر، مخلص اور مہمان نواز احمدی تھے۔ آپ نے ایک لمبے عرصے تک بطور نائب امیر جماعت اور پھر امیر جماعت احمدیہ جہلم سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی وفات کی خبر سنتے ہی جماعت احمدیہ جہلم اور اس کے قریبی دیہاتوں کی جماعت احمدیہ کے افراد تدفین اور جنازہ میں شامل ہونے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ نماز جمعہ کے بعد مکرم مولوی قمرالدین صاحب فاضل ربوہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں تدفین مکمل ہونے کے بعد مکرم مولوی قمرالدین صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب لون بریڈ فورڈ انگلستان میں ہیں۔ ایک بیٹا طارق احمد فرینکفورٹ جرمنی۔ اور ایک بیٹی فائزہ جلیل ہمبرگ جرمنی میں ہے۔ ایک بیٹی سلیمہ نذیر کارک گلاسکو میں ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے اعزہ و اقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(خواجہ عبدالمومن۔ مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے تین بچے صداقت احمد، سعادت احمد، اور لیاقت احمد سلمہم اللہ تعالیٰ قرآن مجید حفظ کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ میری ایک بچی عزیزہ ساجدہ شاہین نے میٹرک کا امتحان دینا ہے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(غلام محمد حق چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر)

(۲) مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۶ دھاندرہ ضلع فیصل آباد کافی دیر سے ایک ٹانگ میں سخت قسم کی درد کی وجہ سے بیمار ہیں دس بارہ دن سول ہسپتال فیصل آباد میں بھی زیر علاج رہے ہیں۔ بہت مخلص دوست ہیں۔ دھاندرہ میں جماعت کے تین چار گھر ہی ہیں۔ لیکن یہ دوست اپنے طور پر جماعت کے چار پانچ بچوں کے علاوہ ساٹھ کے قریب غیر از جماعت دوستوں کے بچوں اور بچیوں کو فجر اور ظہر کے بعد بڑی محنت سے قرآن شریف پڑھاتے ہیں۔ ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۳) مکرم شیخ سعید احمد صاحب اوورسیر کی اہلیہ صاحبہ بھی عرصہ سے بیمار ہیں۔ دو تین اپریشن بھی ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود تکلیف رفع نہیں ہوئی۔ شیخ صاحب موصوف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے قریبی رشتہ داروں میں سے تین چار سال ہوئے احمدی ہوئے ہیں۔ اپنی اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے پریشان ہیں۔ ان کی صحت مکمل شفایابی اور درازی عمر کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

نظام الدین مہمان چک ۲۱۹ رب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد

(۴) ہم نے ٹاؤن شپ لاہور میں نیا مکان تعمیر کیا ہے اور ہم اس میں منتقل ہو گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ نیا مکان مبارک فرمائے۔ آمین۔

(بیگم منصور احمد ملک (ابن ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے مرحوم) لاہور)

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ امتحان

لجنہ اماء اللہ کے ہر دو معیاروں کا امتحان ۱۵ جون ۸۱ء کو ہوگا۔ نصاب لائحہ عمل میں درج ہے۔ نیز مصباح کے سالانہ نمبر اور الفضل مورخہ ۹ دسمبر ۸۰ء میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ جملہ ممبرات لجنہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ ربوہ)

اپنے تئیں ہلاکت سے بچاؤ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ۔

(بقرہ ع ۲۴)

اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے تئیں ہلاکت سے بچاؤ۔

پس گل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ۔ ربوہ

(یکم اگست تا ۳۱ ستمبر ۱۹۸۰ء)

مکرم نیاز قطب صاحب	پشاور	۲۵ — ۰۰
" میر تسنیم احمد صاحب	"	۳۰ — ۰۰
مکرمہ بیگم منہاس صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰
" بیگم ظفر اللہ صاحب	"	۱۰ — ۰۰
مکرم کرنل عطاء الرحمٰن صاحب	"	۵۰ — ۰۰
" عبداللہ خان صاحب ٹھیکیدار	"	۷۰ — ۰۰
مکرمہ ثمینہ ساجد صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰
" شمیم شریف صاحبہ	"	۶۰ — ۰۰
مکرم انور احمد صاحب زیدی	"	۱۰ — ۰۰
" محمود احمد صاحب سرور گنج	"	۱۰ — ۰۰
" خواجہ بدر الاسلام صاحب	"	۱۰ — ۷۰
" محمد ابراہیم صاحب و معراج بیگم صاحبہ	"	۱۱ — ۷۰
" بابا ضیاء الاسلام صاحب	"	۲۰ — ۰۰
مکرمہ بیگم صاحبہ عبداللہ خان صاحب ٹھیکیدار	"	۲۰ — ۰۰
" امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	چارسدہ ضلع "	۲۰ — ۰۰
" امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ عطاء الرحمٰن صاحب	" " "	۱۰ — ۰۰
مکرم قاضی محمد شفیق صاحب	رسالپور " "	۸۴ — ۰۰
" خورشید عالم صاحب	مانسہرہ " "	۱۰۰ — ۰۰
" سید محمد صادق صاحب	پھگلہ " "	۵۰ — ۰۰
" سلیم اللہ صاحب صوبیدار میجر ریٹائرڈ	نوشہرہ چھاؤنی " "	۳۰ — ۰۰
" سید محمود احمد بگٹ گنج	مردان	۲۸ — ۰۰
" میاں رفیق احمد صاحب مع اہل و عیال	جھنگ	۲۰ — ۰۰
" چوہدری محمد شفیع صاحب	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ پروین اسلم صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰
مکرم بابو عبدالحلیم صاحب منجانب اہلیہ مرحومہ عزیزہ بیگم صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰
" چوہدری ظہور احمد صاحب	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ کریم احمد صاحب منیر	"	۱۰ — ۰۰
" نعمت ثابت صاحبہ بنت چوہدری محمد شفیع صاحب	"	۱۰ — ۰۰
میاں شریف احمد، رفیق احمد صاحبان	"	۵۰ — ۰۰
مکرم عبدالغفور صاحب سیکرٹری مال	جھنگ صدر	۲۱۷ — ۰۰
نعیم احمد، خلیل احمد، داؤد احمد عزیزان میاں شریف احمد صاحب	"	۳۰ — ۰۰
مکرم عبدالرزاق صاحب	چنیوٹ ضلع "	۲۵ — ۰۰
" محمد خالد صاحب گورایہ	نائیجیریا (افریقہ)	۲۰۰ — ۰۰
مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ	" "	۵۰ — ۰۰
مکرم ملک محمد افضل صاحب منجانب ملک برکت علی صاحب مرحوم	واہ کینٹ	۳۳۰۰ — ۰۰
" محمد شفیع صاحب سلیم پوری	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ بیگم قریشی اقبال صاحب	"	۵۰ — ۰۰
" بیگم صاحبہ میجر حفیظ احمد صاحب	"	۱۰ — ۰۰
" بیگم صاحبہ ظفر اقبال صاحب	"	۵۰ — ۰۰
" والدہ سید شریف الدین صاحب	"	۵۰ — ۰۰
مکرم خلیق سلطان صاحب	"	۱۵ — ۰۰
مکرم علم دین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	کوٹلی آزاد کشمیر	۳۰۰ — ۰۰
" منور احمد و سعیدہ بیگم صاحبہ بیوہ ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب مرحوم	"	۱۰۰ — ۰۰
" غلام محمد صاحب سیکرٹری مال	شمس آباد ضلع قصور	۲۰ — ۰۰
" مشتاق عالم صاحب سیکرٹری مال	ٹیکسلا	۵۰ — ۰۰
مکرمہ والدہ صاحبہ میجر عیسیٰ پرویز صاحب	گلگت	۱۰۰ — ۰۰
مکرم فقیر محمد صاحب	"	۱۰ — ۰۰
" مولوی اسد اللہ صاحب قریشی	"	۲۰ — ۰۰
مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت مولوی اسد اللہ صاحب قریشی	"	۱۰ — ۰۰
مکرم کزن منور احمد صاحب	"	۱۴۰ — ۰۰
مکرمہ صغراں بی بی صاحبہ، صالحہ بی بی صاحبہ مرحومہ	-	۶۰۰ — ۰۰
" مریم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری نور محمد صاحب مرحوم گوٹھ جمالپور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ		۵۰ — ۰۰
مکرم ڈاکٹر محمد حنیف صاحب	دھلن آباد " "	۵۰ — ۰۰
" چوہدری عبدالرزاق صاحب کمیشن ایجنٹ	بھریا روڈ " "	۱۰۰ — ۰۰
مکرمہ ساجدہ رزاق بنت چوہدری عبدالرزاق صاحب	" " "	۱۰۰ — ۰۰
مکرم نثار احمد صاحب بسرا	دوڑ " "	۵۰ — ۰۰
" چوہدری عبدالحق اینڈ سنز شاہی بازار	سکرنڈ " "	۲۷ — ۷۵
" محمد عبدالقدیر صاحب	قاضی احمد " "	۵۰ — ۰۰
مکرمہ منصورہ بیگم عبداللہ خان صاحب ڈاہری	"	۱۰۰۰ — ۰۰
مکرم مورائی نثار احمد صاحب راٹھور	نوکوٹ ضلع تھرپارکر	۷۹ — ۰۰
" سلطان احمد صاحب	روشن نگر لطیف نگر " "	۱۵۰ — ۰۰
" سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	ڈگری " "	۵۵ — ۰۰
" اللہ بخش صاحب	بھیرو چیچی " "	۲۵۰ — ۰۰
" مختار احمد صاحب	گوٹھ احمدیہ " سانگھڑ	۷۳ — ۰۰
" چوہدری محمد حسین صاحب سیکرٹری مال	سکھر	۷۴ — ۰۰
" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ	بدین	۴۰ — ۰۰
لجنہ اماء اللہ	جیکب آباد	۱۰۰ — ۰۰
مکرم منور احمد صاحب	شکارپور ضلع سکھر	۲۰۰ — ۰۰
" مظفر احمد صاحب بشرا	" " "	۵۰ — ۰۰
" مبشر احمد صاحب واپڈا کالونی	گڈو بیراج	۲۰ — ۰۰

(باقی)

الفضل کی اعانت کرنے والے احباب کا شکریہ

خاکسار کے حالیہ دورہ کے سلسلہ میں متعدد احباب کے الفضل کی خریداری قبول کرنے کے علاوہ دوسرے مستحقین کے نام پر خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے مندرجہ عطیات عنایت فرمائے ہیں۔ خاکسار ان سب کا شکر گزار ہے نیز احباب جماعت کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتا ہے کہ وہ ان تمام بھائیوں کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کے اخلاص اور کاروبار میں ترقی دے اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین ثم آمین۔

مکرم چوہدری کلیم اللہ صاحب صدف آئل کراچی	دس خطبہ نمبر	۲۵۰ — ۰۰
" ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب	" چار " "	۱۰۰ — ۰۰
" سید محمد یٰسین صاحب	" ایک " "	۲۵ — ۰۰
" محمد حنیف صاحب	" " " "	۲۵ — ۰۰
" شیخ فضل حق صاحب	" " " "	۲۵ — ۰۰
مکرمہ بیگم شیخ فضل حق صاحب	" " " "	۲۵ — ۰۰

(خاکسار عباد اللہ گیانی مینجر الفضل)

الفضل روزنامہ
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم شیخ فیض قادر صاحب آف کراچی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

میرے پیارے چچا جان محترم شیخ فیض قادر صاحب آف کراچی ۲۵ جنوری ۱۹۸۱ء کو بوقت ایک بجے بعد دوپہر دل کی حرکت بند ہو جانے سے لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کی عمر ۷۳ سال تھی۔ مرحوم حضرت شیخ نور احمد صاحب صحابی حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چھوٹے بیٹے تھے۔

جنازہ اسی روز سوا سات بجے شام خاکسار کے مکان پر لایا گیا۔ اگلے روز ۲۶ جنوری ۱۹۸۱ء کو صبح نماز فجر کے بعد مسجد مہدی گول بازار ربوہ میں محترم مولانا غلام باری صاحب سیف نے کثیر تعداد احباب کے ہمراہ نماز جنازہ پڑھائی۔ اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کروائی۔

مرحوم جلسہ سالانہ پر کراچی سے آئے تھے۔ یہاں پر یکم جنوری کو ان کی ہمشیرہ اہلیہ محترمہ ملک غلام نبی صاحب مرحوم وفات پا گئیں جس کا مرحوم پر بہت اثر ہوا۔ کچھ روز بعد بیمار پڑ گئے۔ علاج کے لئے لاہور منتقل کیا گیا۔ جہاں پر کافی طبیعت سنبھل گئی۔ لیکن ۲۵ جنوری کو دوپہر کے وقت اچانک دل کی حرکت رک جانے سے جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔

مرحوم کے تین بیٹے عزیز فیض الرحمٰن، لطف الرحمٰن اور نعیم الرحمٰن اور تین بیٹیاں عزیزہ امۃ الحی اہلیہ مکرم سعید احمد باجوہ اور امۃ الکریم و امۃ الرشید ہیں۔ مرحوم گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ منکسر المزاج اور مہمان نواز تھے۔ بے حد خلیق۔ محنتی اور اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ اور خاندان حضرت بانی جماعت احمدیہ اور احمدیت سے بے حد محبت رکھتے تھے۔

احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی ترقی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

(شیخ نور الحق دار البرکات ربوہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی نئی خریداری

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت سے دوست ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے نئے خریدار بنے ہیں۔ اور بہت سے دوستوں کی طرف سے ابھی نئی خریداری کے لئے چندہ موصول ہو رہا ہے۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی نئی خریداری ماہ فروری ۱۹۸۱ء سے شروع ہو رہی ہے۔ چونکہ ماہ فروری ۱۹۸۱ء اور ماہ مارچ ۱۹۸۱ء کا پرچہ اکٹھا شائع ہو رہا ہے۔ اس لئے نئے خریداران کو پرچہ ماہ مارچ ۱۹۸۱ء کے دوسرے تیسرے ہفتے میں ملے گا۔ (مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں نئے وعدے اور ایزادی

مکرم صدر صاحب عمومی ربوہ کی وساطت سے تمام صدر صاحبان حلقہ جات کو یہ تحریک کی گئی تھی کہ

ا۔ ہر وعدہ کنندہ مرحلہ وار ادائیگی کرتا چلا جائے۔ اور بقایا نہ ہونے دے

ب۔ جن مخلصین کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے۔ وہ اپنے وعدوں میں ایزادی کریں۔

ج۔ کوئی ایسا فرد جس کی آمد کے ذرائع ہوں اس مبارک تحریک میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے۔ اور جو اب نئے وعدے کریں گے۔ انہیں اپنا وعدہ تو مرحلوں میں ادا کرنا ہوگا یعنی ہر سال ۱/۱۰ حصہ۔

اس ضمن میں جن حلقہ جات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی تا مکمل فہرست ذیل میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور ان کے اموال میں برکت ڈالے۔ آمین۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نمبر شمار	نام حلقہ	نئے وعدے معہ ایزادی
۱	حلقہ دار النصر غربی ربوہ	۱۵,۵۳۲
۲	" دار الیمن "	۱۲,۶۵۰
۳	" دار الفضل "	۱۲,۱۳۰
۴	" دار الرحمت شرقی ربوہ	۹,۶۰۰
۵	" دار العلوم غربی "	۹,۵۰۰
۶	" دار الصدر شمالی "	۸,۸۰۰
۷	" ناصر آباد کالونی نزد ربوہ	۸,۵۶۰
۸	" فیکٹری ایریا ربوہ	۴,۲۷۰
۹	" طاہر آباد ربوہ	۱,۸۵۰
۱۰	" باب الابواب ربوہ	۱۹۹
	کل وعدے	۸۳,۰۹۱

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ربوہ)

پاکستان کا نور پور ڈیریز کا
بہترین مکھن
اور خشک دودھ
اگلے ہفتہ سے ربوہ کے
بیکرز اور جنرل مرچنٹس
سے طلب فرمائیے
پاؤنیر ڈسٹری بیوٹرز ربوہ

افغان ٹمبر ورکس
فیکٹری ایریا ربوہ
مکان تعمیر کریں تو کھڑکیاں دروازے الماریاں وغیرہ بنوانے کے لئے ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ ہم نہ بنوائیں لیکن ہم سے مشورہ ضرور کریں اور کم از کم ہمارا بنا ہوا مال تو دیکھیں۔
محتاج دعا
حبیب اللہ خاں پسر خان میر خان صاحب مرحوم

★ ہمدردانہ مشورہ ★ بہترین تشخیص اور کامیاب سائنٹیفک علاج کے لئے تشریف لائیں یا علامات لکھ کر بذریعہ ڈاک دوا طلب فرمائیں۔
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

کمزور بچے اکثر بیمار!
توانا بچے اکثر صحت مند!
بے بی ٹانک BABY TONIC
• کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے
• بچوں کے اسہال قے اور بدہضمی کے لئے
• دانت نکالنے کے زمانہ کی تکالیف کے لئے
• موٹے پلپلے ڈھیلے ڈھالے کمزور ہڈیوں والے بچوں کے لئے
• رونے والے ضدی چڑچڑے بچوں کا مزاج ٹھیک کرنے کے لئے۔ قیمت ۔ انیس روپے
لڈیچر مفت
کیور ٹومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ بیدآنس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴